Regd. No. L. 5254

جلد ۴۳ | ۶ وفا ہش ۱۳۳۳ * ۶ جولائی ۱۹۵۴ء | نمبر ۹۴

حکومت پاکستان آزاد کشمیر کے ترقی کے کاموں کے لئے پچیس لاکھ روپے دے گی!

مظفرآباد ۵ جولائی حکومت پاکستان نے آزاد کشمیر کے ترقی کے کاموں کے لئے پچیس لاکھ روپے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مظفرآباد میں آزاد کشمیر کے صدر کرنل شیر احمد خان کے اعزاز میں ایک دعوت استقبالیہ ہوئی اس موقعہ پر آزاد کشمیر کے سیکرٹری جنرل نے اس کا اعلان کیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کیلئے صدقہ

کراچی ۵ جولائی - مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت کراچی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت کی خبر سنکر جماعت کراچی نے فی الفور دو بکرے بطور صدقہ ذبح کرائے۔ حضرت میاں صاحب کی صحت کے لئے دعائیں جاری ہیں انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ بھی صدقہ دیا جاتا رہے گا۔

چاٹگام اور چندر گونا پیپر ملز کے درمیان سڑک کی تعمیر

ڈھاکہ ۵ جولائی - چاٹگام اور چندر گونا پیپر ملز کے درمیان تیس میل لمبی سڑک کی تعمیر کا کام عنقریب شروع ہو جائے گا۔ اس سڑک کی تعمیر پر چالیس لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔ جس میں سے آدھا خرچ پاکستان کی صنعتی ترقی کارپوریشن دے گی۔

مشرقی پاکستان میں کمیونسٹ پارٹی خلاف قانون قرار دے دی گئی

کمیونسٹ پارٹی صوبے کے امن و امان کے لئے ایک خطرہ ہے۔ صوبائی حکومت کا اعلان

ڈھاکہ ۵ جولائی۔ مشرقی پاکستان میں کمیونسٹ پارٹی خلاف قانون قرار دے دی گئی۔ آج ڈھاکہ میں ایک غیر معمولی گزٹ جاری کیا گیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی سے صوبہ کے امن و امان کو خطرہ ہے اور حکومت کو یقین ہو گیا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کا مقصد نظم و نسق اور امن و امان قائم کرنے کے انتظامات میں خلل ڈالنا ہے۔ اس لئے صوبہ کی کمیونسٹ پارٹی اس کی کمیٹیوں سب کمیٹیوں اور تمام شاخوں کو خلاف قانون قرار دیا جاتا ہے۔ یہ حکم فوجداری کے ترمیمی قانون مجریہ سنہ ۱۹۰۸ء کے مطابق دیا گیا ہے ——— ایک اور حکم کے مطابق آدم جی جوٹ ملز اور چندر گونا پیپر ملز کے علاقے زیر حفاظت علاقے قرار دے دیئے گئے ہیں۔ اجازت نامہ حاصل کئے بغیر ان کارخانوں میں کسی شخص کو داخل ہونے کی ممانعت ہو گی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاعات

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا جاری رکھیں

لاہور ۵ جولائی (دس بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۴ جولائی "کل رات پہلے حصہ میں حضرت میاں صاحب کو پیٹ میں نفخ کی وجہ سے بہت بے چینی رہی۔ مگر پھر انیمہ کے بعد اجابت ہو جانے سے طبیعت میں سکون ہو گیا۔ اور آرام کی نیند آ گئی۔ آج دن بھر اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی رہی۔ دل کی حالت بھی بہتر ہو رہی ہے۔ نقرس کی تکلیف میں کافی فرق رہا۔ عام طبیعت بھی کل کی نسبت بہتر رہی۔ آج مکرم ڈاکٹر محمد یوسف صاحب نے بھی حضرت میاں صاحب کا معائنہ کیا۔ انہوں نے بیماری کی تشخیص اور علاج سے اتفاق کیا۔"

۵ جولائی "رات حضرت میاں صاحب کو نیند اچھی آ گئی۔ آج صبح کے وقت پیشاب کی بندش ایک ڈیڑھ گھنٹہ تک رہی۔ جس کی وجہ سے طبیعت میں بہت بے چینی پیدا ہو گئی اور دل میں ضعف ہو کر سانس کی تکلیف شروع ہو گئی۔ مگر پھر پیشاب آنے پر تسکین ہوئی۔ پھر ٹیکہ وغیرہ کرنے کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے سانس کی تکلیف کو آرام ہوا۔ تمام دن کچھ ضعف محسوس کرتے رہے۔ مگر شام کو طبیعت بہتر ہو گئی۔"

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

★ نیروبی ۵ جولائی۔ حکومت کینیا نے نوآبادی میں ہنگامی صورت حال ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ہنگامی حالت ختم کرنے میں ہر طریقہ سے کام لینے کی خواہش مند ہے اور ترقی کے منصوبوں کو ہر ممکن طور پر عملی جامہ پہنانے کا ارادہ کر چکی ہے۔

جنوبی جاپان میں زبردست سیلاب

ٹوکیو ۵ جولائی - جنوبی جاپان میں زبردست سیلاب آنے کی وجہ سے پچھلے چوبیس گھنٹوں میں اکتیس آدمی ہلاک اور بیس زخمی ہو چکے ہیں۔ بیس مقامی لائنوں پر ٹرینیں بند ہو گئی ہیں حالات پر قابو پانے کے لئے جاپان کی نئی دفاعی فوج طلب کر لی گئی ہے۔

رام منوہر لوہیا گرفتار کر لئے گئے

نئی دہلی ۵ جولائی ہندوستان کے صوبہ یو پی میں آبیاشی کا ٹیکس بڑھانے کے متعلق جو احتجاج کیا جا رہا ہے اس سلسلہ میں مشہور سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہیں فرخ آباد میں گرفتار کیا گیا ہے۔ مسٹر لوہیا نے دو عام جلسوں میں کسانوں پر زور دیا تھا۔ کہ وہ زیادہ آبیانہ ادا نہ کریں۔

پنجابی بولنے والوں کا علیحدہ صوبہ بنانے کا مطالبہ

امرتسر ۵ جولائی۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے پنجابی بولنے والوں کا ایک الگ صوبہ بنانے پر زور دیا ہے۔ امرتسر میں ایک تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں میں اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان اختلافات کے کم ہونے کی صورت صرف یہ ہے۔ کہ ایک سکھ صوبہ بنانے کا مطالبہ مان لیا جائے۔

سعودی عرب میں وبائی امراض کا عدم وجود

کراچی ۵ جولائی۔ کراچی میں سعودی عرب کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۲۵ جون کو ختم ہونے والے ہفتے میں سعودی عرب میں کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا نہیں ہوا جس کی وجہ سے قرنطینہ لگا دینا ضروری ہو۔

جنوب مشرقی ایشیا کے بارہ میں برطانیہ اور امریکہ کی بات چیت

واشنگٹن ۵ جولائی۔ واشنگٹن میں جنوب مشرقی ایشیا کے بارہ میں برطانیہ اور امریکہ کی بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ صدر آئزن ہاور اور مسٹر چرچل نے پچھلے دنوں جو گفتگو کی تھی۔ انہی کے بارہ میں اب [illegible] کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے

ویٹ نام اور ویٹ منہ کے نمائندوں کے درمیان بات چیت

[illegible] ۵ جولائی [illegible] ویٹ نام اور ویٹ منہ کے نمائندوں کی جو ملاقات ہوئی [illegible] ملاقات میں یہ معاملہ زیر بحث آیا۔ کہ اگر ہند چینی میں لڑائی بند ہو جائے تو فوجوں کو کہاں کہاں رکھا جائے۔

تونس میں فرانس کی مزید تین بٹالینیں

تونس ۵ جولائی۔ تونس میں فرانس کی مزید تین بٹالینیں اتری ہیں۔ یہ بٹالینیں حفاظتی انتظامات مضبوط کرنے کے لئے بھیجی گئی ہیں۔ آج تونس کے عرب علاقہ میں چھاتا فوج کے ایک ہزار چھ سو سپاہیوں نے گشت کیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انتصار پریس لاہور میں چھپوا کر [illegible] لاہور سے شائع کیا
ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت

عن ابی سعید ن الخدری قال قال رسول اللہ علیہ وسلم لاتسبّوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہٖ لو انّ احدکم انفق مثل احدٍ ذھبًا مادرک مدّ احدھم ولانصیفہٗ (جامع ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تم میرے صحابہؓ کو برا مت کہو۔ کیونکہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم خدا کی راہ میں احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کردو۔ تو صحابہؓ کے ایک مد اور آدھے مد کے ثواب کو نہیں حاصل کرسکتے:۔

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

راولپنڈی

مورخہ ۳۰ ۶/۵۴ کو مسجد احمدیہ راولپنڈی میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت مکرم مرزا برکت علی صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جہاں ان جلسوں کے انعقاد کی غرض دشمن کے اس غلط پراپیگنڈے کو مٹانا ہے۔ جو اس نے تحریر و تقریر کے ذریعے اسلام جیسے پرامن مذہب اور اس کے بانی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف کیا ہے۔ وہاں ان جلسوں کی بڑی غرض یہ ہے۔ کہ حضور کی زندگی کے روح پرور واقعات کا علم حاصل کرکے اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کریں۔ اس لئے ہمیں کثرت کے ساتھ درود پڑھنا چاہیئے۔ کہ اس کا فائدہ ہمیں ہی ہوگا۔ اور ہماری دعائیں کثرت سے قبول ہوں گی۔

مولوی دین محمدؐ صاحب شاہد نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ پاکیزہ تعلیم پیش کی۔ جس پر عمل کرنے سے دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ بعد ازاں چودھری احمد جان صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق باللہ پر روشنی ڈالی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم کا اعلان کرکے ہر ایک شخص کے لئے اس راستے کو عام کردیا۔ جو چاہے اس پر گامزن ہوسکتا ہے صرف تقویٰ کی شرط ہے۔ کالے اور گورے کی تمیز اڑادی۔ آپ کے بعد مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور سادہ زندگی پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہور سے پہلے طبعی تقاضوں کو اخلاق کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ لیکن آپ نے انما الاعمال بالنیات فرماکر ان اعمال کو اخلاق فاضلہ کے دائرہ سے خارج کردیا۔ جو محض طبعی جوش کے ساتھ صادر ہوتے ہیں۔ حضورؐ کی سادہ زندگی کو پیش کرکے آپ نے اپیل کی۔ کہ سلسلہ کو قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اور ہم یہ قربانیاں اسی صورت میں کرسکتے ہیں۔ کہ ہم اپنی زندگیوں کو سادہ بنالیں۔ جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔ (سکرٹری)

کلر کہار (جہلم)

مورخہ ۳۰ جون بروز بدھ بعد نماز عصر جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیر صدارت مولوی خورشید احمدؐ صاحب منیر واقف زندگی مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مختلف دوستوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے واقعات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت اور اخلاق فاضلہ پر تقریر کی (خاکسار منور احمدؐ عارف)

لجنہ اماء اللہ گولیکی

۳۰ جون کو سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد نعتیں پڑھی گئیں۔ بعدہٗ عزیزہ زبیدہ بیگم نے سیرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر مضمون پڑھا۔
خاکسارہ حمیدہ بیگم از گولیکی ضلع گجرات

ننکانہ صاحب

مورخہ ۳۰ بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ننکانہ صاحب زیر صدارت مولوی محمد شفیع صاحب

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقی کو اللہ تعالےٰ مصائب سے نجات دیتا ہے

"یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالےٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کروگے۔ وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہٗ پ۱۸ لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے۔ وہ اہلِ دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لئے تھیں۔ اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کو تسلی دی۔ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکاتِ تقویٰ میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے۔ جو دینی امور کے حارج ہوں"۔ (ملفوظات)

۴ مقامی امیر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ شیخ غلام جیلانی صاحب۔ ماسٹر خیر الدین صاحب۔ رشید احمدؐ صاحب قمر صاحب و غلام محمدؐ صاحب ڈاکٹر عمر الدین صاحب زعیم انصار اللہ نے سیرت نبویؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

زعیم انصار اللہ جماعت

چہور ۱۱ ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۳۰ جون کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ ماسٹر سید علی صاحب نے تلاوت کی۔ اس کے بعد خاکسار نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ بعدہٗ جناب مولوی عطاء اللہ صاحب مولوی فاضل واقف زندگی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے تین واقعات بیان کئے۔ جن سے حضورؐ کی سیرت پر روشنی پڑتی تھی۔ (خاکسار محمدؐ ابراہیم شاد احمدی از چہور چک ۱۱)

چنیوٹ

۳۰ جون ۱۹۵۴ء کو نماز کسوف کے بعد مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسار نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل بیان کئے۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ۔

پشاور

مورخہ ۳۰ ۶/۵۴ بروز بدھ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں مکرم مرزا عبد المجید صاحب امیر جماعت کی صدارت میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ منیر احمدؐ صاحب نے تلاوت قرآن مجید اور مکرم مرزا نثار احمدؐ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظم "عجب نوریست در جانِ محمدؐ" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم صوفی غلام محمدؐ صاحب۔ مکرم ڈاکٹر میجر شاہ نواز خان صاحب۔ خاکسار مرزا محمدؐ لطیف مبلغ سلسلہ نے علی الترتیب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکی زندگی۔ معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدنی زندگی پر مفصل روشنی ڈالی۔ مکرم مرزا عبد المجید صاحب صدر جلسہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے چند واقعات و معجزات پر روشنی ڈالی۔ (خاکسار مرزا محمدؐ لطیف مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم پشاور۔

لائل پور

مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۴ء کو مسجد احمدیہ لائل پور میں سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت جناب شیخ محمد احمدؐ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور منعقد ہوا۔ جس میں مردوں کے علاوہ مستورات بھی شامل ہوئیں۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد (۱) جناب مولوی عبد المنان صاحب مبلغ (۲) جناب ڈاکٹر شمس الدین صاحب (۳) راقم عاجز (۴) جناب شیخ عبد القادر صاحب سکرٹری تبلیغ۔ (۵) شیخ مظفر احمدؐ صاحب ابن جناب امیر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر موثر تقریریں کیں۔ اور آخر میں جناب صدر صاحب نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک جامع اور مدلل تقریر فرمائی۔ تقریباً سوا گھنٹہ جلسہ جاری رہا۔ بعد دعا پر ختم ہوا۔ (قریشی محمدؐ حنیف قمر نائب سکرٹری تبلیغ لائل پور شہر)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۶ جولائی ۱۹۵۴ء

18

جو کرے حکومت کرے

کوئی زمانہ تھا کہ دنیا میں برتری حاصل کرنے کے لئے صرف برطانیہ اور فرانس ہی حریف سمجھے جاتے تھے۔ یورپ کا مشرق کی طرف کا رواں خروج اگرچہ بہت سی اقوام پر مشتمل تھا لیکن برتری کی کشمکش زیادہ تر برطانیہ اور فرانس میں ہی رہی ہے۔ اور اگرچہ اس کشمکش میں آخرکار برطانیہ فرانس پر فوقیت لے گیا۔ مگر اس کے باوجود برطانیہ کے بعد فرانس کا ہی دنیا میں زیادہ رسوخ رہا ہے۔ اور وہ اس وقت سے لے کر پہلی عالمگیر جنگ کے بعد تک صف اول کی طاقت شمار ہوتی چلی آئی ہے۔ چنانچہ جنگ کے اختتام پر جب سلطنت ترکی کے حصے بخرے ہوئے تو بہت سا علاقہ فرانس کے انتداب میں دے دیا گیا۔ اس طرح شمالی افریقہ سے لے کر مشرق وسطی تک اس کا اثر قائم رہا ہے۔ جو دوسری عالمگیر جنگ کے بعد سے قدرے کم ہونا شروع ہوا ہے۔

ہالینڈ اور برطانیہ کی طرح فرانس نے مشرق بعید میں بھی اپنی مضبوط نوآبادیاں قائم کر لی تھیں افریقہ اور امریکہ میں بھی وہ دوسری مغربی اقوام سے پیچھے نہیں رہا۔ الغرض جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے فرانس یورپ کی ازمنہ وسطی کی جہالت سے بیداری کے بعد سے دنیا میں صف اول کی طاقت چلی آئی ہے۔ اور باوجودیکہ فرانسیسی قوم مغربی اقوام میں سے خاص طور پر ایک عیاش قوم سمجھی جاتی ہے۔ اس نے نہایت مضبوطی سے آج تک اپنے نوآبادیاتی پھیلاؤ کی حفاظت کی ہے۔ مگر دوسری جنگ عالمگیر کے بعد سے اس کی قسمت کا ستارہ کچھ مدھم پڑنا شروع ہو گیا ہے یہ زوال برطانیہ۔ فرانس اور ہالینڈ پر یکساں طور پر آیا ہے۔ خاص کر مشرق بعید میں ان ممالک کی نوآبادیاتی صورت حال پہلی سی نہیں رہی۔ سب سے پہلے برطانیہ نے اپنی اس پوزیشن کا احساس کیا۔ اور اسے متوازن کرنے کے لئے اس نے برعظیم ہند کو آزاد کر دیا۔ اس کے بعد ہالینڈ کو بھی چاروناچار انڈونیشیا سے ہاتھ دھونا پڑا۔ مگر فرانس ابھی تک اڑا چلا آتا ہے۔

یاد رہنا چاہیئے کہ دنیا کی حالیہ تاریخ میں فرانس ہی وہ پہلی قوم ہے جس نے فیوڈلزم اور خودمختار بادشاہی کے خلاف کامیاب بغاوت کی۔ سیاسی جارحانہ انقلاب برپا کیا۔ دنیا میں عوامی تحریکوں کا باب وا کیا۔ اور جمہوریت کی بنیاد رکھی۔ موجودہ یورپی اقوام میں فرانسیسی ہی وہ پہلی قوم ہے جس نے آزادی۔ اخوت۔ اور مساوات کا نعرہ بلند کیا۔ اور جدید طرز کی حکومتوں کی بنیاد رکھی۔ الغرض جدید تاریخ عالم کے بنانے میں فرانسیسی قوم کا بڑا شاندار مقام ہے۔ اس نے واقعی ایسی شخصیتیں بھی پیدا کی ہیں جیسا کہ نپولین جن کا نام رہتی دنیا تک تاریخ کے صفحوں پر سنہری حروف میں لکھا رہے گا۔

جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے۔ دوسری جنگ کے بعد سے فرانس اپنے ارتقا کی چوٹی سے نشیب کی طرف لڑھکتا چلا آ رہا ہے اگرچہ اپنی گزشتہ شان و شوکت کی وجہ سے وہ اب بھی ان پانچ بڑی اقوام میں شمار ہوتا ہے جن کو اقوام متحدہ کی انجمن کی حفاظتی کونسل میں لازماً رکنیت حاصل ہے۔ اور جو کسی تجویز کو اپنے ویٹو سے مسترد کر سکتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہر بڑے معاملہ میں اتحادی فرانس کو بھی ضرور شامل کرتے ہیں۔ اس کے باوجود بظاہر ہند چینی کی جنگ نے اس کا کچومر نکال دیا ہے۔ اور اب وہ خود بھی اپنی کمزوری کو محسوس کر رہا ہے چنانچہ گوئٹے ڈی کارموئے ایک فرانسیسی نے ایک مضمون میں ان وجوہات کا جائزہ لیا ہے، جو اس کی کمزوری کا باعث ہوئی ہیں۔

گوئٹے ڈی کارموئے کے خیال میں فرانس میں مضبوط وزارت عظمیٰ قائم نہ ہونے اور سیاسی حالات کی ناپائیداری اس کمزوری اور پستی کا اصل باعث نہیں ہے وہ کہتا ہے کہ فرانس میں یہ حالت تو ۱۸۷۱ء سے جس تاریخ کو فرانسیسی جمہوریہ نے جنم لیا تھا چلی آئی ہے۔ اس روز سے آج تک کوئی وزیراعظم تین سال تک متواتر وزارت پر فائز نہ رہ سکا۔ صرف دس وزیر ایسے تھے جو دو دو سال یا زیادہ عرصہ ٹھہرے۔ ورنہ ۱۰۷ وزراء اعظم ایسے ہیں جو ایک ایک سال کے اندر ہی ادھر آئے ادھر نکال دیئے گئے۔

"اس خصوصیت کے باوجود فرانس نے دنیا کا دوسرا سب سے بڑا شاہی نوآبادیاتی نظام تعمیر کیا۔

مضمون نگار لکھتا ہے کہ بعض کا خیال ہے کہ فرانسیسی بحران کی وجہ ہند چینی کی آٹھ سالہ متواتر جنگ ہے۔ جس نے اس کا اقتصادی دیوالہ نکال دیا ہے۔ مگر وہ لکھتا ہے۔ کہ بے شک اس جنگ میں ہمیں خرچ کرنا پڑا ہے لیکن

"پھر بھی ہمارے اقتصادی نظم کی بحالی میں ہند چینی کی جنگ ہماری ہمتوں کے لئے تازیانہ ہے۔ یہ اس بحران کا خاص عنصر نہیں ہے جس میں فرانس مبتلا ہے۔"

اس کے بعد گوئٹے ڈی کارموئے فرانسیسی زوال کی جو سب سے بڑی وجہ بیان فرماتے ہیں۔ وہ ان کے مضمون کے ذیل کے کسی قدر طویل اقتباس سے واضح ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں۔

"حالات کا صحیح تجزیہ کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ فرانسیسی بحران اخلاقی نوعیت کا ہے فرانسیسیوں کی کثیر تعداد میں یہ بری علامت پیدا ہو چکی ہے۔ کہ وہ ہر امر میں حکومت کا سایہ مانگتے ہیں۔ صنعت کار جنہیں ملکی مقابلے میں پہلے سے ہی تحفظ حاصل ہے وہ چاہتے ہیں کہ بیرونی مقابلے کے میدان میں بھی محدود کوٹے اور بھاری محصولات بحریہ کے ذریعہ انہیں تحفظ بخشا جائے۔ اسی طرح کاشتکاروں کا مطالبہ ہے۔ کہ ان کی زرعی پیداوار کی قیمتیں بہت بلند مقرر کی جائیں۔ تاکہ وہ فرانس کی گراں بہا مصنوعات کو خریدنے کے قابل ہو سکیں مزدوروں کی تمنا ہے کہ ان کی ناکافی اجرتوں کو فیملی الاؤنسوں اور دیگر معاشرتی احسانات کے ذریعے حکومت تکمیل کرے۔ اور پھر اس پر طرہ یہ کہ وہ غیر ملکی محنت پر خواہ اقتصادی توسیع اس کی خواہاں ہی کیوں نہ ہو فرانس کی سرحدیں بند کرنے کے لئے بھی شور مچائے جاتے ہیں۔ اس حالت میں فرانسیسی مصنوعات اور پیداوار اگر مقابلۃً زیادہ مہنگی پڑیں تو حیرانگی کی کونسی بات ہے۔ باوجود ان سب باتوں کے کہ فرانسیسی اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ وہ آزاد اقتصادی نظم کے مالک ہیں حالانکہ روایتی آزاد منڈی کے بجائے جو کچھ ان کے قبضہ میں رہ گیا ہے۔ وہ ان بے شمار زمروں کا ملغوبہ ہے۔ جن میں سے ہر ایک حکومت پر برابر زور دے رہا ہے۔ کہ وہ اس کی حاصل شدہ پوزیشن کو مصنوعی ذرائع سے تھامے رکھے۔" (تسنیم ۵ جولائی ۱۹۵۴ء)

اس کے علاوہ بھی مضمون نگار نے کچھ دوسری وجوہات بیان کی ہیں۔ لیکن یہ حصہ در اصل تمام مضمون کا مرکزی حصہ ہے۔ جس میں فرانس کی موجودہ تباہی کا سب سے بڑا سبب کردار کی پستی کو بیان کیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ عوام ہر بات میں حکومت کا سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ اور ان میں ذاتی تحریک کا مادہ ختم ہو چکا ہے۔

اس سے ہم پاکستانیوں کو بھی عبرت حاصل کرنا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ جو کردار اتنی بڑی قوم کے لئے اب باعث ذلت و رسوائی ہو رہا ہے۔ وہ ایک نوزائیدہ ملک کے لئے کتنے خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں بھی یہ بیماری لگی ہوئی ہے۔ اور اگر ہم نے اس سے جلد از جلد شفا نہ پائی۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارا مستقبل نہایت تاریک ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے لئے جو کچھ کرے حکومت کرے۔ باقی باتوں کو تو جانے دیجئے۔ اس کی ایک عجیب و غریب مثال سنیئے۔ بھارت میں ایک شخص گاندھی جی کے نائب اچاریہ ونوبھاوے ہیں۔ انہوں نے یہ تحریک چلائی ہے کہ بڑے بڑے زمینداروں سے اراضی دان میں لے کر تہیدست کسانوں کو تقسیم کرتے ہیں۔ اب ایک بڑی سیاسی جماعت پرجا سوشلسٹ پارٹی نے اس تحریک کو اپنے پروگرام میں شامل کر لیا ہے۔ اور اس نے تہیہ کیا ہے۔ کہ ۱۹۵۷ء تک ۵ کروڑ ایکڑ زمین حاصل کر کے مستحق کسانوں کو تقسیم کی جائے۔

لاہور کے ایک موقر ہفتہ وار معاصر نے اس ضمن میں ایک طویل اداریہ تحریر فرمایا ہے۔ جس میں پاکستان میں ایسی تحریک کے امکانات پر بحث کی ہے۔ انہوں نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ ذیل کے اقتباس سے واضح ہوتا ہے۔

"ہمارے ہاں احساس کی کمی نہیں۔ ایسا مواد بھی موجود ہے۔ جو ملک کی معیشت میں توازن پیدا کرنے کے لئے اس قسم کے تجربات کر سکتا۔ اور پھر اس سے کماحقہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اصل کمی یہ ہے کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں قوم کی باگ ڈور ہے ممکن ہے وہ سائیں اچھے ہوں۔ لیکن راہنما نہیں۔"

ہمیں اس پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں، ہماری ذہنیت کو واشگاف کرنے کے لئے یہ اقتباس کافی ہے۔ مسٹر گوئٹے ڈی کارموئے نے فرانسیسی وزارت عظمیٰ کی متزلزل حالت کو اگرچہ حقیقی وجہ نہیں قرار دیا۔ مگر یہ اس مرض کی علامت ضرور ہے۔ جو اس قوم کو لگ گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ جہاں حکومت الٰہ دین کا چراغ تصور ہوتی ہو۔ جس کا خادم جن حاضر ہو کر ہمارے کام سرانجام دیا کرے۔ وہاں پائیدار حکومت کس طرح قائم ہو سکتی ہے۔ جب ہمارے دانا دل کا خیال ہو کہ ہم نماز بھی تب پڑھیں گے۔ جب حکومت پڑھوائے گی۔ تو دنیاوی کام تو ہیں ہی دنیاوی۔

اللہ تعالیٰ

از محترم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت

(۱)

قرآن اور اللہ تعالیٰ

مورخین قرآن کریم کے نزدیک لفظ "اللہ" ۲۵۸۴ مرتبہ قرآن کریم میں ذکر ہوا ہے۔ قرآن کریم کی ہر سورت کا آغاز "اللہ" کے نام سے ہوتا ہے اور فی الاغلب ہر آیت میں یہ لفظ وارد ہوا ہے۔ "اللہ" اسم ذاتی ہے۔ اور یہ رب العلمین کے ساتھ ہی مخصوص ہے اللہ کی نحوی تشریح میں بہت کچھ اختلاف کیا گیا ہے۔ اور اس سے کئی اشتقاقات بیان کئے گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا لفظ مشتق نہیں ہے بلکہ جامد ہے

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کے بہت سے اسماء ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان للہ تسعۃ وتسعین

اسماً من احصاھا

دخل الجنۃ

یعنے اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسماء ہیں جس نے ان کو دعا کرتے وقت شمار کیا۔ وہ شخص آرام کی زندگی حاصل کرے گا۔ یہ اسماء حسنہ دراصل صفات حسنہ ہیں۔ جو ہر مومن سے مطالبہ کرتی ہیں کہ اپنی زندگی میں ان کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان صفات کو عملی جامہ پہنانے والا شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ترین بندہ ہو جائے۔ اور اس کا شمار قابل رشک اشخاص میں ہو۔

(۲)

اللہ اور انبیاء

قرآن کریم میں جتنے انبیاء کا ذکر آیا ہے ان سب نے اپنی بعثت کا مقصد "اللہ تعالیٰ" کی معرفت ہی بتلایا ہے۔ اگر انبیاء اور ان کی جماعتوں کو دکھ دیا گیا۔ ان کے راستہ میں مشکلات ومصائب حائل کی گئیں۔ تو صرف اس وجہ سے کہ انبیاء شرک کے مخالف تھے۔ وہ شرک کو ظلم عظیم قرار دیتے تھے۔ ان انبیاء کا لیل ونہار سفر وحضر دعوت الی اللہ میں گزرتا۔ ان سے تمسخر اور استہزاء کیا جاتا۔ مگر ان کی قوت عزم ان کا قدم آگے کو ہی بڑھاتی ہر نبی ورسول ایک ایسی قوم میں مبعوث ہوا۔ جو کسی نہ کسی اخلاقی انحطاط وکمزوری میں مبتلا تھی اور [illegible] اجتماعیہ کا عدم شافی معرفت الٰہیہ [illegible]۔ اگر قرآن کریم میں قصص مختلفہ وارد ہوئے ہیں۔ تو ان کی تحلیل کرنے سے صرف ایک نقطہ اساسی نظر آتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ایسی قوم کی طرف مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جو بت پرستی اور ستارہ پرستی میں مبتلا تھی۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا تا اہل بابل اوہام اور وساوس سے بچ سکیں۔ متمردطبائع نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کو "لا" کہہ کر ٹھکرا دیا۔ چنانچہ بابل کا بادشاہ اور مشرکین کا لیڈر ناراض ہو جاتا ہے۔ اس نے حضرت ابراہیمؑ سے انتقام لینے کے لئے آپ کو دکھ دیا۔ اور آگ میں ڈالنے کے لئے تیاری کرلی۔ مگر آپ اس آگ سے بچ جاتے ہیں۔ اور آپ بابل سے ہجرت کر جاتے ہیں۔ خاکسار راقم کو ۱۹۴۹ء میں بابل کے علاقہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کے کھنڈرات کی آجکل اور ان ایام میں کھدائی ہو رہی تھی ہزاروں من مٹی کے نیچے دبے ہوئے محلات اور معابد آج رونما ہو رہے ہیں۔ دیواروں پر مختلف اقسام کے نقوش دیکھے گئے۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ یہ قوم بت پرست تھی۔ اور ان میں شرک کی بیماری راسخ ہو چکی تھی۔

(ب) حضرت موسےٰ علیہ السلام اور فرعون مصر کے واقعات سے کون مسلمان ناواقف ہے حضرت موسےٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ارشاد سے اس کو دعوت ربانی دیتے ہیں۔ مگر فرعون نے لفظ "اللہ تعالیٰ" سے تمسخر اور استہزاء کیا۔ فرعون اللہ تعالیٰ پر اس وقت ایمان لاتا ہے۔ جب اس کے سامنے اس کی فوج اور جاہ وحشمت جواب دیتی ہے۔ اور وہ یہ کہتا ہوا غرق ہو جاتا ہے۔

"اب میں ایمان لایا"

(ج) حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلی جو وحی ہوتی ہے۔ اس میں بھی صفت خالقیت کا ذکر ہوا ہے۔ جس میں یہ اشارہ ہے کہ بانیٔ اسلام شرک کی تاریکی کے دور کرنے میں اب دنیا میں پیرو ہوں گے۔ اسلام کے تمام احکام ونواہی میں یکجائی نگاہ ڈالی جائے۔ تو ان سب کا محور اللہ تعالیٰ ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کا رکن اول

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہے۔ اسلامی مؤذن پانچ وقت جو نداء دیتا ہے اس کا بھی مرکزی خلاصہ یہ کلمہ مبارکہ ہے۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان کارنامہ ہے کہ وہ ایک ایسی قوم میں مبعوث ہوتے ہیں جو مندرجہ بالا کلمہ اور مسئلہ توحید سے بالکل جاہل ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی بجائے اصنام احجار اور تماثیل کی عبادت ہوتی ہے۔ حالی نے کعبہ کے متعلق کیا ہی خوب کہا ہے ؎

وہ اک بت پرستوں کا تیرتھ بنا تھا

جہاں تین سو ساٹھ بت پج رہا تھا

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے نام اور پیغام کی اشاعت میں (معاذ اللہ) ذلیل اور رسوا دشمنوں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ آپ کو ہجرت کرنا پڑتی ہے۔ آپ زخمی ہوتے ہیں۔ چنانچہ جنگ احد میں جبکہ قریش مکہ اور مسلمانوں کے درمیان شدت کی جنگ ہو رہی تھی۔ دونوں طرف سے تلواریں چل رہی تھیں۔ چنانچہ ایک مخالف جنگجو ابن قمیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو پر حملہ کرنے میں بڑی مشکل سے کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور آپ کو زخمی کر دیتا ہے۔ اس زخم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی چکر کھا کر گر جاتے ہیں۔ اور آپ کے جسم پر خون کثرت سے بہ رہا ہے۔ چنانچہ آپ کے متعلق دشمنوں نے مشہور کر دیا کہ محمد کو ختم کر دیا گیا ہے۔ مشہور اسلامی جرنیل ابو عبیدہؓ بن الجراح آپ کے رخسار مبارک سے دو کڑیاں نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت میں فرمایا۔

کیف یفلح قوم خضبوا

وجہ نبیھم بالدم وھو یدعوھم

الی ربھم (سیرۃ ابن ہشام) یعنے وہ قوم جو اپنے نبی کے چہرہ کو خون سے رنگتی ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ داعی الی اللہ ہے کیسے کامیاب ہو سکتی ہے؟

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے لئے انتہائی غیرت تھی۔ چنانچہ اسی جنگ احد کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق مشہور کر دیا گیا کہ آپ معاذ اللہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ مکہ کے رؤسا نے غیر معمولی اہمیت اس معاملہ میں ظاہر کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش کی گئی۔ مگر آپ ان کو مل نہ سکے۔ تو ابوسفیان نے مسلمانوں کے مجمع سے پوچھا کیا تم میں "محمد" موجود ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت جواب دو۔ اور خاموش رہو۔ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے متعلق دریافت کی تو آپ نے یہی فرمایا کہ کوئی جواب نہ دو۔ ابوسفیان خوشی سے پھولا نہ سمایا اور کہا۔

اعل ھبل یعنے ہبل زندہ باد

یا اس کی جے۔

اللہ! اللہ!! محمد بن عبد اللہ یہ نعرہ سنتے ہیں۔ تو آپ کی رگ غیرت وحمیت بھڑک اٹھتی ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں اس کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کی راہ نمائی فرمائی۔ اور فرمایا بلند آواز سے کہو

اللہ اعلیٰ واجل

یعنے حقیقی بلندی اور بزرگی اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہی ہے۔

ابوسفیان نے دوسرا نعرہ لگایا اور کہا۔

لنا العزّیٰ ولا عزّیٰ لکم

ہمارے ساتھ بت عزیٰ ہے اور تمہیں عزیٰ کی مدد حاصل نہیں ہے۔

اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا نعرہ لگاؤ۔

اللہ مولانا ولا مولا لکم

عزیٰ کی حقیقت ہی کیا ہے۔ ہمارا آقا اور مددگار اللہ تعالیٰ ہے۔ اور تم کو یہ فخر حاصل نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ جذبہ بالا اور حب اللہ صحابہ کرام میں اس حد تک پیدا کر دی کہ وہ فنا فی اللہ ہو گئے اور موت کو خدا تعالیٰ کے راستہ میں وہ انتہائی حقیر سمجھتے ہیں اور سر کٹوا دیتے ہیں۔

حضرت خبیب بن عدیؓ کو ایک مرتبہ کفار نے دھوکہ دے کر پکڑ لیا۔ اور ان کو قید کر لیا۔ اور بالآخر آپ کو قتل کرنے کے لئے ایک وسیع میدان میں لے جایا گیا۔ حضرت خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور مندرجہ ذیل شعر کہتے ہوئے تلوار کے سامنے اپنی گردن مبارک جھکا دی ؎

ولست ابالی حین اقتل مسلما

علی ای شق کان للہ مصرعی

وذالک فی ذات الالٰہ وان یشأ

یبارک علیٰ اوصال شلو ممزع

میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل ہو رہا ہوں۔ اس لئے مجھے پروا نہیں ہے کہ میں کس پہلو پر قتل ہوتا ہوا گرتا ہوں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو میرے جسم کے پراگندہ ٹکڑوں پر بھی برکت نازل فرمائے گا۔

آج خبیبؓ مر کر زندہ ہے۔ کیونکہ اس نے ایک اعلیٰ نمونہ تاریخ میں پیش کیا۔ ۱۳۰۰ سال سے تاریخ اسلام اس کا روح کو سنہری حروف [illegible]

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

معلومات عامہ

جبل الطارق

دس مئی کے روز جبرالٹر (جبل الطارق) میں جو حفاظتی اقدامات اٹھائے گئے۔ وہ بحیرۂ روم کے ساحل پر واقع اس چھوٹی سی برطانوی کالونی کی تاریخ میں سخت ترین بیان کئے گئے ہیں۔ اس روز برطانیہ کی ملکہ اپنی سلطنت کے مختلف حصوں کا دورہ کرتے ہوئے جبرالٹر میں وارد ہوئیں۔ جبرالٹر میں ملکۂ معظمہ کا قیام صرف تیرہ گھنٹے رہا۔ جس میں انہوں نے تقریباً دس مختلف تقاریب میں حصہ لینا تھا۔ ملکہ کی حفاظت کے لئے فوجی دستوں، پولیس کے خاص گشتی دستوں اور دخانی کشتیوں سے مدد لی گئی۔ یہ تمام اقدامات اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سیکیورٹی ایکسپرٹ کی نگرانی میں کئے گئے۔ ان غیر معمولی حفاظتی اقدامات کی ضرورت اہل اسپین کی اس تحریک کے پیش نظر پڑی۔ جو جبرالٹر کو اسپین میں شامل کرنے کی غرض سے اس سال کے شروع میں کی گئی۔

جبرالٹر پر اسپین کا دعوےٰ اس کی جغرافیائی حیثیت کی بنا پر ہے۔ ویسے زمانہ قدیم میں یہ علاقہ اسپین کی سلطنت کا حصہ بھی رہ چکا ہے۔ سرزمین اسپین پر یہ برطانوی علاقہ ان شکستوں کی تلخ یاد بھی ہے جو ہسپانیہ کو برطانیہ کے ہاتھوں اٹھانی پڑیں۔

چنانچہ جبرالٹر میں ملکہ کے ورود سے تقریباً پانچ ماہ قبل ہی اس دورہ کے خلاف احتجاج شروع ہوگئے۔ لندن میں ہسپانوی سفیر نے دو مرتبہ برطانوی حکومت سے کہا کہ ملکہ کا جبرالٹر کا دورہ منسوخ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس سے برطانیہ اور اسپین کے تعلقات پر ناخوشگوار اثر پڑنے کا امکان ہے۔ لیکن برطانیہ کی حکومت نے اس مطالبہ کو یکسر رد کرتے ہوئے کہا کہ جبرالٹر ملکہ الزبتھ کی سلطنت کا حصہ ہے اور کسی بیرونی حکومت کو یہ حق حاصل نہیں کہ اس دورہ کے خلاف احتجاج کرے۔ ادھر اسپین میں اخبارات اور ریڈیو کی جانب سے اس دورہ کے خلاف باقاعدہ مہم شروع کر دی گئی۔ اس تحریک میں طلباء کے طبقے نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جلوس نکالے اور برطانوی سفارتخانے اور قونصل خانوں کے سامنے مظاہرے کئے۔ یہاں یہ ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ ان مظاہروں میں جو ہتھیار استعمال کئے گئے۔ وہ سیب اور ٹماٹر تھے جن سے مظاہرین نے ان دفاتر کی کھڑکیوں کے شیشے چکنا چور کر دیئے۔

جبرالٹر کا رقبہ بمشکل دو مربع میل ہے۔ شہر شمالی اور جنوبی دو حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ عمارات میں کئی گرجے اور قلعے قابل ذکر ہیں۔ جبرالٹر ایک مضبوط دفاعی حصار ہے۔ اور اس کی بندرگاہ وسیع اور محفوظ ترین شمار ہوتی ہے ساحل کے کنارے ہی سے جبرالٹر کی چٹان شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے مقابل افریقی ساحل پر مونٹ ایبلہ ہے۔ زمانہ قدیم میں جبرالٹر کی چٹان اور مونٹ ایبلہ ہرکولیس کے مینار دں کے نام سے مشہور تھے۔ ان دونوں کے درمیان آبنائے جبرالٹر ہے جو بحیرۂ روم اور بحر اوقیانوس کو ملاتی ہے اس آبنائے کی کم سے کم چوڑائی ۹ میل ہے۔

لفظ جبرالٹر دراصل جبل الطارق کی مسخ شدہ انگریزی صورت ہے۔ اس کا نام شہرۂ آفاق مسلمان جرنیل طارق ابن زیاد کے نام سے منسوب ہے۔ چونکہ چٹان پر واقع ہے۔ اس لئے عربی لفظ جبل (یعنی پہاڑی) کو طارق کے نام سے ملا کر اس کا نام جبل الطارق رکھدیا گیا۔ جو بعد ازاں انگریزی جبرالٹر کی صورت اختیار کر گیا۔ جب ۷۱۱ء میں طارق اندلس پر حملہ آور ہوا تو اس نے افریقہ سے رابطہ اور رسل و رسائل قائم رکھنے کی غرض سے جبرالٹر کی چٹان پر قلعہ کی صورت میں ایک چوکی قائم کرنے کا حکم دیا۔ اس قلعہ کی تعمیر ۷۴۲ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچی یہ "قلعہ جو ایک وسیع رقبہ پر مشتمل تھا۔ خلیج جبرالٹر کے ساحل سے شروع ہو کر شمال کی مغربی ڈھلوان تک پھیلا ہوا تھا۔ اس قلعہ کا ایک چورمینار آج بھی اس کی یادگار کے طور پر باقی ہے۔ جسے قلعہ مور کہا جاتا ہے۔

۱۳۰۹ء میں جبل الطارق اسپین کے قبضے میں چلا گیا۔ لیکن چوبیس سال بعد مور حکمرانوں نے اسے دوبارہ حاصل کر لیا۔ ۱۴۱۱ء میں یہ قلعہ غرناطہ کے مور حکمران کی سلطنت کا حصہ بن گیا۔ ۱۴۶۲ء میں ایک بار پھر اسپین اس پر قابض ہوگیا۔ حتیٰ کہ ۱۵۰۲ء میں اسے باقاعدہ تاجدار ہسپانیہ کی سلطنت میں شامل کر دیا گیا۔ اس کے دو سو بارہ سال بعد اسپین کی تخت نشینی کی جنگ کے دوران میں ۲۴ جولائی ۱۷۰۴ء کو تین دن کے محاصرہ کے بعد برطانوی بحریہ کے ایک بیڑے نے جبرالٹر پر قبضہ کر لیا۔ اس روز سے جبرالٹر میں اڑھائی سو سالہ برطانوی راج کا آغاز ہوتا ہے جبرالٹر پر برطانوی بحری بیڑے کا حملہ بھی کچھ عجیب و غریب حالات میں ہوا۔ اسپین اور فرانس میں ایک ہی خاندان کے افراد کی حکومت چونکہ برطانوی مفاد کے خلاف تھی۔ اسلئے برطانیہ نے اسپین کے تخت کے دعوے میں فلپ آنجو کے مقابلے میں آرچ ڈیوک چارلس آف آسٹریا کی تائید کی۔ چنانچہ تخت نشینی کی جنگ کے دوران میں امیر البحر سر جارج روک کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنا بحری بیڑا لے کر بارسیلونا جائے۔ اور وہاں بغاوت کے جو آثار نظر آ رہے تھے۔ ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ لیکن وہاں پہنچنے پر ایسے کوئی آثار دکھائی نہ دیئے۔ سر جارج روک نے اپنے سفر کو بے مقصد نہ جانے دیا۔ اور فیصلہ کیا کہ اس طاقت کو کسی ٹھوس کام کے لئے استعمال کیا جائے چنانچہ اس نے عرشہ جہاز پر جنگی مشاورتی کونسل کا اجلاس منعقد کیا۔ جس میں یہ طے پایا کہ آرچ ڈیوک کے نام پر جبرالٹر پر ہلہ بول دینا چاہیئے۔ آرچ ڈیوک کا محض نام استعمال کیا گیا۔ کیونکہ امیر البحر روک خوب اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ جبرالٹر پر قابض ہو جانے کے بعد برطانیہ کی بحری طاقت کو کتنی اہمیت حاصل ہو جائے گی۔ چنانچہ سر جارج روک کے حکم سے جبرالٹر پر قبضہ کرنے کے بعد برطانیہ کی ملکہ این کا شاہی پرچم لہرا دیا گیا۔

سفر امریکہ

(۳)

فہرست وصولی بر موقعہ مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء

نام	رقم
جماعت احمدیہ گھمیانہ	۸۰/-/-
مرزا ابراہیم صاحب گنج مغلپورہ	۵/-/-
چوہدری دین محمد صاحب گنج و برادر میاں غلام محمد صاحب اختر	۵/-/-
عبدالوحید صاحب گوجرخان	۵/-/-
محمود خاں صاحب قاضیاں راولپنڈی	۵/-/-
محمد اکبر صاحب ترنگ زئی پشاور	۵۰۰/-/-
قمر الدین صاحب مورو سندھ طالب آباد	۱۰/-/-
قاضی مشہود احمد صاحب مردان	۵/-/-
دانشمند خاں صاحب یکی پشاور	۵/-/-
عبدالسلام صاحب پشاور	۱/-/-
مولوی عبدالرحیم صاحب درد ربوہ	۱۰/-/-
شیخ عبدالمجید صاحب ٹمپل روڈ لاہور	۱۰/-/-
شیخ عظیم الدین صاحب دادھن سندھ	۱۰/-/-
نظام الدین صاحب سر شمیر روڈ لائل پور	۵/-/-
ڈاکٹر غلام احمد صاحب ایبٹ آباد	۲۰/-/-
محمد ابراہیم صاحب نانو ڈوگر	۱/-/-
رحمت اللہ صاحب سیال بذریعہ سمیع اللہ صاحب بذریعہ چیک	۵/-/-
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ملتان	۵۰/-/-
غلام محمد صاحب زرگر بیگووال	۵/-/-
چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بذریعہ چیک	۱۵۰/-/-
چوہدری شبیر احمد صاحب	۵/-/-
ماسٹر امیر عالم صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	۱۰/-/-
" " منجانب اہلیہ دیگچان	۵/-/-
حکیم عبدالرشید صاحب ارشد انبالوی بھاٹی گیٹ لاہور	۵/-/-
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیچر گوالمنڈی لاہور	۵/-/-
یوسف علی صاحب انسپکٹر محکمہ برج تبرناں ضلع مظفر گڑھ	۵/-/-
صاحب دین صاحب گجرات	۱۰/-/-
علی شیر صاحب ریاست بہاولپور	۱۰/-/-
چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ	۵۰/-/-
حکیم سراج الدین صاحب لاہور	۱۰/-/-
چوہدری نذیر احمد صاحب ملتان چھاؤنی	۲۰/-/-
چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری	۱۰/-/-
ماسٹر حاکم علی صاحب اوکاڑہ	۱۰/-/-
چوہدری رسول بخش صاحب چک ۶/۱۱-L منٹگمری	۱۰/-/-
نعمت کریم صاحب محمود آباد سندھ	۱۰/-/-
عبدالسلام صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۲/-/-
مستری حیات محمد صاحب صحابی دیروال ڈسکہ سیالکوٹ	۱۰/-/-
علی اکبر صاحب میران پور	۱۰/-/-
میاں بیان محمد صاحب سر شمیر روڈ لائل پور چک ۲۴۷ ج ب	۵/-/-
میاں نور محمد صاحب چک ۲۷۸ گ ب شیر کا لائلپور	۱۰/-/-
فضل الدین صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ	۱۰/-/-
چوہدری ناظر علی صاحب چک ۳۰ R.B. جڑانوالہ	۵/-/-
قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی چیک بابت تحریک	۱۰۰/-/-
حافظ محمد عبداللہ صاحب پھیکی ضلع شیخوپورہ	۱۰/-/-
عبدالرشید صاحب خوشاب	۵/-/-
محمد دین صاحب نواب شاہ سندھ	۵/-/-
پیر فیض احمد صاحب کیمل پور	۵/-/-
غلام قادر خاں صاحب چک ۱۰۹ گ ب جڑانوالہ ضلع لائلپور	۱۰/-/-
جماعت احمدیہ چک ۹ ہنیار بذریعہ چوہدری جہان خاں صاحب	۱۰۰/-/-

درخواستہائے دعا

میری بڑی ہمشیرہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار رحمت حق گنج مغلپورہ لاہور

(۲) عزیزہ امتہ السمیع قریباً چھ ماہ سے بیمار ہے۔ دمبدم کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ولایت حسین دوکاندار محلہ دار الرحمت ریلوے اسٹیشن ربوہ)

(۳) عبدالرافع بوجہ ٹائیفائڈ بہت سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محمد ابراہیم ریٹائرڈ پٹواری ہنر سانگلہ

(۴) ملک ظہور احمد صاحب جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

ملک عبدالرحمٰن احمدی زعیم مجلس خدام الاحمدیہ

(۵) احباب میری دینی و دنیاوی مشکلات کے لئے دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ میری تمام مشکلات کو دور کرے اور میری ہر معاملہ میں راہنمائی فرما کر ترقی کی راہ پر گامزن کرے۔ اور مجھے اپنے مقاصد میں امتیازی طور پر کامیاب کرے۔ (نعمت کریم شرقپور)

تحریک کے حامی اخباروں کے لئے رقوم میر نور احمد نے مخصوص کی تھیں اور وزیر اعلیٰ نے اس کی منظوری دیدی تھی

زمیندار کی سرپرستی اسی صورت میں ممکن تھی جب حکومت خود تحریک کو ہوا دینے کی پالیسی پر عمل پیرا ہوتی!

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

میر نور احمد نے اس الزام کی صحت سے انکار کیا ہے کہ انہوں نے مسٹر حمید نظامی کو ڈاکٹر قریشی کے روبرو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ وہ (میر نور احمد) مجرموں کے سرغنہ ہیں میر نور احمد الفاظ کے استعمال میں بہت محتاط ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے انکار کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اپنی قوت سماعت پر انحصار کیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے ہمارے لئے یہ امکان باقی رہنے دیا کہ ہم ان کے بیان کو ناقابل یقین سمجھے بغیر بھی ڈاکٹر قریشی کے بیان کو درست تسلیم کر لیں۔ ....

.... ان کے بیان کے مطابق ڈاکٹر قریشی سے ان کی بات چیت ان دو شکایات کے بارے میں تھی۔

(۱) حکومت کے حامی اخبار تحریک کے حق میں مضامین شائع کرتے رہے ہیں۔ لیکن میر نور احمد نے ان کو روکنے کے لئے کوئی زور نہ دیا اور (۲) محکمہ اسلامیات کے ڈپٹی سیکرٹری مولوی ابراہیم علی چشتی اس مسئلے کے بارے میں مضامین دیتے رہے

پہلے سوال کے بارے میں میر نور احمد نے یہ جواب دیا۔ کہ اخبار ان حدود کے اندر رہ کر ہی لکھتے تھے۔ جن کے اندر رہ کر انہیں لکھنے کی پہلے ہی سے اجازت حاصل تھی اور انہیں روکنے کے لئے کوئی ہدایات موصول نہیں ہوئی تھیں۔ میر نور احمد نے ڈاکٹر قریشی سے ۱۹ جولائی کے لگ بھگ بات چیت کی اور ۲۰ جولائی کو ہوم سیکرٹری نے ان (میر نور احمد) سے شکایت کی تھی کہ اخبارات تعاون نہیں کرتے۔ دوسری شکایت کے بارے میر نور احمد نے حیرت و لاعلمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ انہوں نے ڈاکٹر قریشی کو یہ بتایا تھا کہ تحریک کا رخ موڑا جا رہا ہے انہوں نے کہا مجھے یاد نہیں کہ میں نے یہ انوکھی اصطلاح استعمال کی ہو۔

مسٹر دولتانہ کا موقف

اس سلسلہ میں مسٹر دولتانہ کا موقف یکسر مختلف ہے ڈاکٹر قریشی نے انہیں کہا تھا۔ کہ ذاتی اثر و رسوخ سے کام لیا جائے۔ انہوں نے برسبیل تذکرہ یہ بات بھی کہی تھی کہ یا تو میر نور احمد نے بعض مضامین کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ یا کسی دوسرے نام سے یہ مضامین خود لکھے ہیں چونکہ ڈاکٹر قریشی کو اطلاع دینے والے مسٹر حمید نظامی تھے۔ اس لئے مسٹر دولتانہ نے کہا۔ کہ مسٹر نظامی اور میر نور احمد ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ تاہم وہ (مسٹر دولتانہ) تحقیقات کریں گے چند روز بعد انہوں نے میر نور احمد کو بلایا۔ انہوں نے اس الزام کی صحت سے انکار کیا۔ اس کے بعد مزید کارروائی ضروری نہیں سمجھی گئی۔

میر نور احمد یہ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ کو بتایا تھا۔ کہ ڈاکٹر قریشی نے یہ شکایت کی ہے۔ اور یہ بات درست نہیں۔ کہ وزیر اعلیٰ نے ان کو (میر نور احمد کو) بتایا تھا۔ کہ ڈاکٹر قریشی نے یہ شکایت کی ہے۔ ڈاکٹر قریشی کو اس مسئلہ میں کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی ہم مطمئن ہیں۔ کہ ان کا بیان غلط ثابت نہیں ہوا۔ اور اس کے خلاف جو بیان موجود ہے وہ باہم متضاد ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ ڈاکٹر قریشی ایک ہی شکایت کے بارے میں میر نور احمد سے کچھ کہتے اور مسٹر دولتانہ سے کچھ۔ اور مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے بھی کہا ہے کہ ۱۹۵۲ء کے گرما میں ڈاکٹر قریشی نے ارکان کابینہ کو بتایا تھا کہ انہیں یہ شکایت پہنچی ہے کہ پنجاب کے اخباروں میں جو فرقہ وارانہ مضامین شائع ہو رہے ہیں وہ یا تو سرکاری ذرائع سے بہم پہنچائے جا رہے ہیں یا ایسے ذرائع سے جنہیں حکومت کی سرپرستی حاصل ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ وزیر اعلیٰ نے اس سلسلے میں لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔ اور وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اس مسئلہ کی تحقیقات کریں گے۔ البتہ وہ (ڈاکٹر قریشی) میر نور احمد کے جواب سے مطمئن نہیں تھے۔

دولتانہ سے بات

خواجہ ناظم الدین نے مسٹر دولتانہ سے اس مسئلہ کے میں ۴ اگست کو تبادلہ خیالات کیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے ان (مسٹر دولتانہ) کو بتایا۔ کہ ڈاکٹر قریشی کے خیال میں میر نور احمد متعدد اخبارات کو تحریک کی تائید میں مضامین فراہم کرتے رہے ہیں میں نے یہ بات بھی واضح کی۔ کہ جہاں پاکستان ٹائمز۔ امروز۔ نوائے وقت اور سول اینڈ ملٹری گزٹ خاموش ہیں۔ وہاں حکومت کے زیر اثر اخبارات خاص کر زمیندار تحریک کو ہوا دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ اردو اخباروں کی اشاعت کا دارومدار عوامی موضوعات پر ہوتا ہے۔ اور انہیں روکنا مشکل ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ اخبارات میں مہم کی شدت کو مشورے کے ذریعہ قابو میں لایا جائے۔ میں نے انہیں بتایا کہ صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کا طریقہ یہی ہے۔ کہ اخبارات کو تحریک کو ہوا دینے سے روکا جائے۔ اور صرف وہی یہ کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اخباروں کو ان کی سرپرستی کی ضرورت ہوتی ہے۔

مسٹر دولتانہ نے خواجہ ناظم الدین کے اس بیان کو غلط اور یکسر بے دلیل قرار دیا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر قریشی کے اس مشورہ پر عمل کرنے کے بعد کہ میں اس مسئلہ کو دبانے کے لئے ذاتی اثر و رسوخ استعمال کروں میں وزیر اعظم کے پاس جا کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ حکومت پنجاب کے لئے اخباروں میں تحریک کے حق میں مضامین شائع کرانا اچھا کام ہے۔ جبکہ ہم انہیں یہ ترغیب بھی دے رہے تھے۔ کہ وہ اس مسئلہ پر کچھ بھی نہ لکھیں۔ سرسری میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ مسٹر دولتانہ نے ڈاکٹر قریشی کی تجویز پر عمل کیا۔ لیکن مسٹر دولتانہ کی صفائی میں بہتر دلیل یہ پیش کی جا سکتی ہے۔ کہ ڈاکٹر قریشی کو یہ اطلاع دینے کے بعد کہ انہیں میر نور احمد کی سرگرمیوں کا قطعاً علم نہیں۔ وہ (مسٹر دولتانہ) خواجہ ناظم الدین سے یہ نہ کہتے۔ کہ بہرکیف تحریک کا رخ بدلنا بے فائدہ نہیں ہوگا۔ مسٹر دولتانہ نے ہمیں یہ نہیں بتایا۔ کہ انہوں نے دراصل خواجہ ناظم الدین سے کیا کہا تھا۔ اور کیا اس موضوع پر تذکرہ بھی ہوا تھا یا نہیں؟ ہمیں اس سلسلہ میں کوئی شبہ نہیں کہ تذکرہ کیا گیا تھا کیونکہ ڈاکٹر قریشی کو لاہور سے روانہ ہوتے وقت میر نور احمد کے متعلق اس کا اتنا ہی یقین تھا۔ جتنا کہ واقعاتی شہادتوں سے پیش کیا جا سکتا ہو۔ اس میں مسٹر حمید نظامی کے براہ راست الزام کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ انہوں نے اس چیز سے نہ صرف خواجہ ناظم الدین کو آگاہ کیا تھا بلکہ تمام کابینہ کو از خود یہ شکایت بتایا تھا۔ خواجہ ناظم الدین نے قدرتی طور پر تحریک سے متعلق عام صورت حال کے بارے میں بات چیت کی ہوگی۔

یہ پہلے ہی دیکھا جا چکا ہے کہ اخباروں کو ادائیگیاں ۳-۴-۵ جولائی کو ہوئی تھیں۔ جب کہ تحریک زوروں پر تھی۔ کوئی بھی حکومت جسے ایک تحریک کی پریشانیاں لاحق ہوں۔ ایسے پریس کی سرپرستی جاری نہیں رکھے گی جو اس سے تعاون کرنے کی بجائے اس کے مخالف نظریہ کی تشہیر میں مشغول ہو۔ لیکن میر نور احمد نے ایسا کیا۔ اور مسٹر دولتانہ اس کے متعلق جانتے تھے ہمیں معلوم ہے۔ کہ ہوم سیکرٹری نے ۴ جولائی کو کس طرح سختی سے حکومت کے حامی اخباروں کی شکایت کی تھی۔ اور کس طرح ۵ جولائی کے فیصلوں نے ان کے روئیے کو موافق قرار دیا تھا جب ان (میر نور احمد) سے یہ دریافت کیا گیا کہ جبکہ وہ یہ جانتے تھے کہ یہ اخبار قابل اعتراض سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ تو انہوں نے تازہ ادائیگیاں کیوں کیں۔ میر نور احمد نے جواب دیا "میں نہیں سمجھتا۔ کہ وہ قابل اعتراض سرگرمیوں میں مصروف تھے۔" اگر ان سرگرمیوں کو حکومت یا کم از کم میر نور احمد کی منظوری حاصل تھی۔ تو یہ واقعی صحیح ہے۔ کہ ان کی سرگرمیاں قابل اعتراض نہیں تھیں۔ مسٹر نور احمد نے بتایا ہے کہ یہ رقمیں انہوں نے خود ہی مخصوص کی تھیں۔ اور معاملہ بغرض منظوری وزیر اعلیٰ کے پاس بھیج دیا تھا۔ انہوں نے تخصیص شدہ رقوم کی منظوری دے دی تھی۔ ظاہر ہے وہ اپنے ۳۰ جولائی ۱۹۵۲ء کے نوٹ کا حوالہ دے رہے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ جس طرح آنریبل وزیر اعلیٰ کو زبانی عرض کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق رقوم ادا کر دی گئیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے پہلے زبانی منظوری دے دی گئی تھی۔ جب یہ نوٹ مسٹر دولتانہ کو دکھایا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رقم خرچ کرنے کے بعد اس بات کا مجھ سے تذکرہ کیا گیا۔ انہوں نے (میر نور احمد نے) مجھ سے اخراجات کے متعلق بات چیت نہیں کی تھی۔ مسٹر دولتانہ نے ان الفاظ پر زور دیا تھا جو کہ نسخ میں ہیں لیکن جیسا کہ نوٹ سے ظاہر ہے ادائیگیاں

۳، ۴، ۵ جولائی کو ہوئی۔ تو مسٹر دولتانہ سے حسب ذیل سوال کیا گیا۔

"تو اخراجات کا ذکر ڈائریکٹر تعلقات عامہ نے آپ کے نتھیا گلی جانے سے پیشتر آپ سے ضرور کیا ہوگا؟" اس کا جواب یہ تھا۔ کہ "رقوم ۱۹۵۰ء کی ایک دیرینہ پالیسی کے تحت دی جا رہی تھیں۔" یہ جواب بمشکل کارآمد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ۱۹۵۰ء کی پالیسی یہ تھی۔ کہ حکومت کے ان حامی اخباروں کی امداد کی جائے۔ جن کی پالیسی میں اعتدال کی وجہ سے اشاعت پر اثر پڑا ہے۔ مسٹر دولتانہ نے یہ وضاحت کی ہے۔ کہ حکومت نے جولائی کے تیسرے ہفتہ میں پہلی مرتبہ ان اخبارات کو احرار کے مقاطعہ کی غرض سے ترغیب دلانے کا فیصلہ کیا۔

یہ جواب موجودہ صورت سے عہدہ برآ ہونے کے لئے دیا گیا تھا۔ لیکن ایک اور مقام پر مسٹر دولتانہ اگست کے مہینے کو بھی عدم مداخلت کی پالیسی میں شمار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ "زمیندار" کی صورت میں ہمیں ناکامی ہوئی۔ زمیندار سے جو اقرارنامہ طے ہوا تھا۔ وہ اسی لئے ختم نہیں کیا گیا تھا۔ کیونکہ یہ مقصد پیش نظر نہیں تھا۔ کہ اخبار کی تمام پالیسی پر کنٹرول حاصل کیا جائے۔ جولائی اور اگست میں مطالبات کے متعلق نہ تو ہم نے کوئی پالیسی وضع کی تھی۔ اور نہ ہی ہم کسی پالیسی پر گامزن تھے۔ لیکن اس جواب میں یہ فراموش کر دیا گیا ہے۔ کہ جولائی کے تیسرے ہفتہ میں ڈاکٹر قریشی نے مسٹر دولتانہ سے کہا تھا۔ کہ وہ پریس کو تحریک کا مقاطعہ کرنے کی ترغیب دیں۔ ادھر پہلے جواب میں کم از کم یہ اعتراف موجود ہے کہ حکومت نے کسی مرحلہ پر احرار کا مقاطعہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ کے طور پر اس بارہ میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ کہ جولائی کے بعد تحریک کے متعلق کیا رویہ اختیار کیا جائے۔

پالیسی موجود تھی

مزید برآں کم از کم سی۔ آئی۔ ڈی کی فائلوں کے مطابق کوئی بھی یہ تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ جولائی میں پریس کو کنٹرول کرنے کے لئے کوئی پالیسی موجود ہی نہیں تھی۔ ۱۴ جولائی کے نوٹ میں مسٹر غیاث الدین نے مسٹر دولتانہ کو نتھیا گلی میں اطلاع دی تھی۔ کہ انہوں نے مؤخرالذکر کی ٹیلیفون پر ہدایت کو سرانجام دیتے ہوئے مولانا اختر علی خاں کو بلایا۔ اور ان سے بات چیت کی۔ یا تو مسٹر دولتانہ ہوم سیکرٹری سے کچھ اور ڈائریکٹر تعلقات عامہ سے کچھ کہتے رہے ہیں یا وہ اس بات کو فراموش کر رہے ہیں۔ کہ وہ جولائی کے شروع ہی میں ہوم سیکرٹری کو کنٹرول کرنے کے طریقے تجویز کر رہے تھے۔

مسٹر دولتانہ کی اس حجت سے کہ جولائی و اگست میں کوئی پالیسی موجود نہیں تھی۔ کما حقہٗ اس سوال کا مثبت جواب ملتا ہے۔ کہ ان کے نتھیا گلی جانے سے پیشتر ادائیگیوں کے متعلق ان سے بالضرور کوئی بات چیت کی گئی ہوگی۔ لیکن اگر ان الفاظ "رقم خرچ کرنے کے بعد" کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔ تو مسٹر دولتانہ نے اس مرحلہ پر کم از کم ایسا ضرور اشارہ کیا ہوتا۔ کہ ۱۹۵۰ء کی پالیسی ناکام ثابت ہو چکی ہے۔ اور کہ ان سے پہلے ہی مشورہ کیا جانا چاہیئے تھا۔

اس سلسلہ میں بمشکل ایسا کوئی جواب ملتا ہے۔ جو نکتہ چینی کی دعوت نہ دیتا ہو۔ "زمیندار سے معاہدہ اس حقیقت سے قطع نظر کہ وہ کس شدت سے احرار کی حمایت کر رہا تھا۔ اس لئے ختم نہیں کیا گیا تھا۔ حکومت کا مقصد کسی اخبار کی تمام پالیسی پر کنٹرول حاصل کرنا نہیں تھا۔" کوئی شخص سوال کر سکتا ہے۔ کہ کیا کسی اخبار کی پالیسی کے اس حصہ پر کنٹرول مقصود تھا۔ جو حکومت پر اثرانداز نہیں ہوتا تھا۔ کیا یہ ۱۹۵۰ء کی پالیسی میں شامل تھا۔ کہ ایسے اخبار کی سرپرستی کی جائے۔ جو تحریک کو ہوا دیں؟ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہوگا۔ جب حکومت کی اپنی پالیسی تحریک کو ہوا دینا ہو۔

مسٹر دولتانہ اور میر نور احمد دونوں یہ کہتے ہیں۔ احرار کا مقاطعہ کرنے کے مشورہ کے بعد سوا زمیندار دوسرے تین اخبارات میں سے شاذ و نادر کسی اخبار نے احرار کے متعلق کوئی مضمون شائع کیا ہوگا۔ تیسرے حصہ میں ہم نے یہ دیکھا ہے۔ کہ یہ "مقاطعہ" کتنا فریب دہ تھا۔ "زمیندار" کیوں باز نہ آیا۔ اس کے متعلق میر نور احمد کہتے ہیں۔ میرا اندازہ ہے۔ کہ مولانا اختر علی خاں کو یہ خیال ہو گیا تھا۔ کہ وہ تحریک کی حمایت کر کے بے پناہ مقبولیت حاصل کر رہے ہیں۔ غالباً یہی وجہ تھی۔ کہ انہیں اکتوبر ۱۹۵۲ء میں سات ہزار روپے کی ایک اور رقم دی گئی۔ زمیندار کے معاملہ کے متعلق بعض مواقع پر وزیر اعلیٰ سے (اور ایک موقع پر وزارت اطلاعات و نشریات کے جائنٹ سکرٹری سے بھی) بات چیت ہوئی تھی۔ اور ہر دفعہ یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ جو التفات حسب معمول حکومت کے حامی اخباروں سے روا رکھے جا رہے ہیں۔ اس زمیندار کو ان سے محروم نہ کیا جائے۔ اس التفات سے اسے کیوں نہ محروم رکھا جائے۔ اس کی وجہ ہمیں قطعاً معلوم نہیں۔ ۲ مارچ ۱۹۵۳ء کو مرکزی حکومت کے احکامات پر اس اخبار کو بند کر دیا گیا۔ لیکن ایک اور نام "آثار" جس میں لفظ زمیندار خاصا نمایاں تھا کے تحت جاری رہا۔ "آثار" اسی پروپرائٹر کا پرانا پرچہ نہیں تھا۔ بلکہ

ایک عرصہ تک عدم اشاعت کی وجہ سے اس کا ڈیکلریشن ساقط ہو چکا تھا۔ اس وجہ سے اس کی اشاعت روک دی گئی۔ اشاعت اس وجہ سے نہیں روکی گئی تھی۔ کہ یہ دراصل "زمیندار" ہی کا اجراء تھا۔ تاہم مسٹر نور احمد نے فی الفور یہ سفارش کی۔ کہ مغربی پاکستان کو جسے مولانا اختر علی خاں نے حاصل کر لیا تھا۔ اسی ماہ اشاعت جاری کرنے کی اجازت دی جائے۔

اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ مسٹر اختر علی خاں کے صاحبزادے منصور علی خاں نے اس امر کا یقین دلایا تھا۔ کہ وہ بالکل نئی پالیسی اختیار کریں گے۔ اسی زمانے میں جب مارشل لاء کے حکام لاہور کو بدامنی سے نکالنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ جس کا زمیندار علمبردار تھا۔ مسٹر نور احمد بڑی مستعدی کے ساتھ اس کا اثر دور کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ اور اگر مرکزی حکومت بروقت احتجاج نہ کرتی۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے ارادہ میں کامیاب ہو جاتے۔ میر نور احمد اس بات سے انکار کرتے رہے۔ کہ مرکز نے کوئی احتجاج کیا تھا۔ لیکن جب انہیں کراچی سے ایک تار کے متعلق ایک نوٹ دکھایا گیا۔ تو انہوں نے یہ بات تسلیم کر لی۔

مختلف اخباروں (خاص طور پر زمیندار اور آزاد میں شائع ہونے والے) چند قابل اعتراض مضامین میر نور احمد کو دکھائے گئے۔ اور ان سے پوچھا گیا۔ کہ انہوں نے ان مضامین کے متعلق کوئی کارروائی کرنے کی رائے دی تھی۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ وزیر اعلیٰ سے ان مضامین کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہا تھا۔ لیکن وزیر اعلیٰ ہر مرتبہ یہی جواب دیتے تھے۔ کہ ان مضامین کے متعلق فیصلہ اس وقت تک کے لئے روک دیا جائے۔ جب تک پوری تحریک کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ زمیندار کے خلاف کارروائی معرض التوا میں ڈالنے کے لئے وزیر اعلیٰ یہ وجہ پیش کرتے تھے۔ کہ اگر زمیندار کے خلاف کوئی قدم اٹھایا گیا۔ تو اس سے فائدہ کم ہوگا۔ اور نقصان زیادہ۔ (باقی)

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد

اپنے ہاتھوں سے کچھ زائد کام کرو۔ اور اس کی آمد اشاعت اسلام میں دو۔ اس کی ایک آسان ترکیب یہ ہے کہ ہماری اردو کتابیں۔ پیارے خدا کی پیاری باتیں۔ اور پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں ۵۰۰ احادیث وغیرہ۔ اور انگریزی کتابیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ رسول کریمؐ کے بے نظیر کارنامے وغیرہ منگوائیے۔ ہم نصف قیمت میں پہنچا دیں گے۔ اس طرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں۔ پاکستانی احباب جناب محاسب صاحب ربوہ کے پاس قیمت جمع کرا سکتے ہیں۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

امتحان میں نمایاں کامیابی

عزیزم سعید احمد ولد شیخ محمد علی صاحب ساکنہ کمالیہ جو شیخ محمد دین صاحب مختار عام کا نواسہ ہے۔ امسال گورنمنٹ ہائی سکول کمالیہ سے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اور سکول میں سیکنڈ آیا ہے۔ احباب عزیز موصوف کی آئندہ کامیابی اور ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ بشیر احمد پروپرائٹر بشیر اینڈ کمپنی ۸۹ انارکلی لاہور۔

الفضل کی اشاعت کو بڑھانا آپ کا قومی فرض ہے

پنجاب قانون ساز اسمبلی کے انتخابی قوانین مجریہ ۱۹۵۰ء میں ترمیم کردی گئی

لاہور ۵ جولائی: حکومت پنجاب کے ۱۹۵۰ء کے انتخابی قوانین میں کچھ ترمیمیں کردی گئی ہیں۔ ایک ترمیم کی رو سے تمام ضمنی انتخابات نشستیں خالی ہونے کے چار ماہ بعد تک پُر کردی جایا کریں گی۔ اگر کاغذات نامزدگی میں کوئی خامی رہ جائے گی۔ تو اسے دو دن کے اندر اندر دور کیا جا سکے گا۔ موجودہ قوانین کی رو سے کاغذات نامزدگی میں کوئی خامی رہ جانے سے کاغذات مسترد کردیئے جاتے ہیں۔ دوسری ترمیم اس قاعدہ میں کی گئی ہے کہ اگر کوئی اُمیدوار تیس دن کے اندر اندر انتخابی خرچ کی تفصیل پیش نہ کرسکے تو اسے نا اہل قرار دیدیا جائے۔ ترمیم کے بعد اب ریٹرننگ آفیسر کے اُمیدوار کو نوٹس دینے کے بعد ایک اور ماہ کی مہلت دی جائے گی ایک ترمیم کی رو سے آئندہ متعلقہ ڈسٹرکٹ جج کو انتخابی عذرداریاں پیش کی جائیں گی۔ اس سے پہلے عذرداریاں گورنر کو پیش کی جاتی تھیں۔

شیخوپورہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

شیخوپورہ ۵ جولائی: ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شیخوپورہ نے دفعہ ۱۴۴ تعزیرات پاکستان کے تحت شہر شیخوپورہ کی حدود میں عام جلسے پانچ اشخاص سے زیادہ کا مجمع لاؤڈ سپیکروں کا استعمال۔ لاٹھیاں اور اسلحہ لے کر چلنا ممنوع قرار دے دیا ہے یہ ہونے والے انتخابات کے پیش نظر کیا گیا ہے یہ حکم ۲۰ جولائی ۱۹۵۰ء تک جاری رہے گا

اللہ تعالیٰ:۔ (بقیہ صفحہ ۴)

سے تحریر کررہی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو۔ جب کہ ان صحابہ کرام کو "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" کا سرٹیفکیٹ مل چکا ہے۔

اسلام نظام الٰہی اور امن عالم

قرآن کریم کا ہر سورت ہستی باری تعالیٰ کی دلیل لئے ہوئے ہے۔ قرآن کریم کے احکام و نواہی کا نقطۂ مرکزی عرفت الٰہی ہے۔ "ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" میں نے عوام و خواص کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ معرفت الٰہی کو حاصل کرسکیں۔ ایک مسلمان کی ہر حرکت محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہونی چاہیئے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسلام کا اخلاقی۔ اجتماعی اور دینی فلسفہ صرف اس آیت میں پایا جاتا ہے۔

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین ہ (انعام رکوع ۲۰)

دنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک کہ مخلوق خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے نظام پر نہیں چلتی اور اس نظام کو اپنی زندگی کی ہر حرکت میں عملی جامہ نہیں پہناتی یہی وہ مشن ہے جس کے قیام کے لئے تمام انبیاء مبعوث ہوئے اور کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کے مطابق وہ کامیاب ہوگر

نہری پانی کے متعلق بات چیت کی ناکامی کا اعلان

ہندوستان کی ایک چال تھی

واشنگٹن ۵ جولائی: عالمی بنک سے قریبی تعلق رکھنے والے حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ ہندوستان نے نہری پانی کے متعلق عالمی بنک کی نگرانی میں ہونیوالی بات چیت کی ناکامی کا جو اعلان کیا تھا۔ وہ دراصل ایک چال تھی۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ فیصلہ اس کے حق میں ہو جائے۔ عالمی بنک کے افسروں نے بھی بات چیت کی ناکامی کی تردید کی ہے۔ بنک نے جو تجویزیں پیش کی تھیں پاکستان نے نہ انہیں قبول کیا تھا اور نہ مسترد۔ اس کا کہنا ہے۔ کہ تجاویز پر ابھی مزید غور کریں بنک نے یہ تجویز منظور کرلی ہے۔

—— واشنگٹن ۵ جولائی: امریکہ کی یوم آزادی کی چھٹیوں میں کل آدھی رات تک ہلاک شدگان کی تعداد دو سو اٹھانوے تک پہنچ گئی ہے۔

مقدس مقامات کے تحفظ کے لئے

ہندوپاکستان میں سمجھوتہ

نئی دہلی ۵ جولائی: وزارت بحالیات کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہند اور پاکستان میں مقدس مقامات اور مزارات کے تحفظ کے مسئلہ پر کراچی میں جولائی اور اگست ۱۹۵۳ء میں دونوں ملکوں کے نمائندوں نے غور و خوض کیا تھا۔ ہند اب دونوں حکومتوں کے درمیان طے پایا ہے۔ کہ دونوں ملکوں میں مذہبی عبادت گاہوں کے تحفظ اور ان کو برقرار رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائیگی جن تاریخی عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے ان کی مرمت کی جائے گی۔ دونوں ملکوں کے زائرین کو ان مقامات کی زیارت کے سلسلہ میں مزید سہولتیں بہم کی جائیں گی خدام اور سیوا داروں کی رہائش اور حفاظت کیجائیگی علاوہ ازیں ان مذہبی عبادتگاہوں سے وابستہ املاک کے مسئلہ کو دوسرے املاک کے مسئلہ سے علیحدہ حل کیا جائے گا۔

---

۲ اس دنیا سے چلے گئے۔ اور ان کے مخالفین نمرود فرعون۔ ابوجہل ذلیل و رسوا ہوئے۔ وہ زمانہ کا افسانہ ہو گئے حکومتیں۔ وزارتیں سیج اور قانون ڈنڈہ عدالتوں میں گو حضرت تعالیٰ کو حاضر ناظر جانتے ہیں ایسی قسمیں قسم اور معاہدہ کرتے ہیں جس کا نقشہ ... کہ ہم لوگ تمام ... ہوں گے اور دنیا کی ...

عیسائی مشنریوں کو مذہب کی تبلیغ سے نہیں روکا جاسکتا

مسیحی مشنریوں کی طرف سے مشترکہ اعلان!

دہلی ۵ جولائی: حال ہی میں نینی تال میں مسیحی مشنریوں کا ایک اجتماع ہوا جس میں ہندوستان میں بعض غیر ذمہ دار عناصر کی اینٹی مشنری تحریک پر غور کیا گیا۔ بعد میں ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا جس میں ہندوستان سے وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کو دہرایا گیا تھا کہ انہیں اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق ہے۔ وہ کافی عرصہ سے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان کا سیاست سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اگر بعض مشنریز سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ تو ان پر مقدمہ چلایا جائے اور ملک سے نکال دیا جائے۔ لیکن تمام مشنریوں پر یا مذہب کی تبلیغ پر کوئی پابندی نہیں لگائی جاسکتی اسی طرح سے غیر ممالک سے مشنریز کے لئے جو روپیہ ہندوستان آتا ہے۔ اس کو بھی نہیں روکا جاسکتا۔ کیونکہ یہ روپیہ ہندوستان کی سماجی ضروریات پر صرف ہوتا ہے۔

ہانگ کانگ سے یورپین باشندے

خوفزدہ ہوکر بھاگ رہے ہیں

سنگاپور ۵ جولائی: ہانگ کانگ سے یہاں آنے والے مسافروں نے بیان کیا۔ کہ ہانگ کانگ میں سخت بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے۔ ویٹ منہ کے حملہ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اور اکثر لوگوں کی خواہش ہے۔ کہ اس حملے سے پہلے ہی نکل جائیں۔ ویٹ منہ نے ہانگ کانگ کے قریب بڑے علاقہ پر قبضہ کرلیا ہے اس علاقہ کو فرانسیسیوں نے خالی

اسرائیل اور اردن پر فائرنگ کو روکنے کے لئے موثر تدابیر اختیار کیجائیں گی

عمان ۵ جولائی: معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس اسرائیلی اردنی سرحد پر فائرنگ کو روکنے کے لئے بہت جلد موثر تدابیر اختیار کریں گے۔ وزیر خارجہ اردن مسٹر جمالی نے برطانیہ۔ امریکہ اور فرانس کے سفیروں سے اس بارے میں ملاقات کے بعد کہا۔ کہ سرحد پر پھیلی ہوئی کشیدگی کو دور کرنا بہت ضروری ہے۔

مذکورہ بالا سفیروں سے ملاقات کے علاوہ مسٹر جمالی نے اپنے دفتر میں عرب طاقتوں کے نمائندوں کو بلا کر اس فائرنگ کے متعلق گفت و شنید کی۔ جو پچھلے دنوں یروشلم کے پرانے شہر میں ہوئی۔

بھارت اور امریکہ امن اور آزادی کے مقاصد پر متفق ہیں

دہلی ۵ جولائی: ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے یوم آزادی کی سالگرہ کے موقع پر صدر جمہوریہ۔ نے صدر آئزن ہاور نے اور وزیر اعظم نے مسٹر ڈلس کو مبارکباد اور تہنیت کے پیغامات روانہ کئے ہیں۔

صدر جمہوریہ نے اپنے پیغام میں کہا ہے۔ کہ امریکہ کی یوم آزادی کی سالگرہ کے مبارک موقعہ پر میں آپ کو اور امریکی عوام کو اپنی اور ہندوستانی عوام کی طرف سے انتہائی گرمجوشی سے مبارکباد دیتا ہوں ہماری خواہش یہ ہے کہ امریکہ سے ہمارے قریب ترین دوستانہ تعلقات اور مفاہمت قائم اور برقرار ہو اور امن عالم کے مشترک مقصد کے لئے ہم مل جل کر کام کریں۔

وزیر اعظم پنڈت نہرو نے مسٹر ڈلس کو جو تار دیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے آپ کی آزادی کے اس موقع پر آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ مجھے یہ اُمید ہے کہ ہندوستان اور امریکہ جنہیں عالمی امن اور آزادی کی خواہش نے متفق کر رکھا ہے۔ ان عظیم مقاصد کے لئے زیادہ سے زیادہ تعاون کریں گے۔

ویٹ منہ کے زبردست حملہ کے بعد فرانسیسی فوج پیچھے ہٹ گئی!

ہنوئی ۵ جولائی: فرانسیسی فوج نے سرخ ڈیلٹا کی جنوب مشرقی چوکی بھولے کو خالی کردیا ہے پسپا ہونے کے بعد فرانسیسی طیاروں نے اس مقام پر بمباری شروع کردی۔ اسی حالت میں ویٹ منہ فوج اس علاقہ کے اندر داخل ہو گئی۔

فرانسیسی فوج سرخ ڈیلٹا کا ایک ہزار دو سو میل مربع میل علاقہ خالی کر کے ہنوئی اور ہیپ ہانگ کی حفاظت کے لئے پیچھے ہٹ گئی ہے۔ ویٹ منہ فوج نے فرانسیسیوں کی پسپائی کے ۴۸ گھنٹے بعد بھولے پر حملہ کردیا تھا جو ۲ گھنٹہ جاری رہا لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔

بھولے کے بعد ویٹ منہ نے دوسرا حملہ کیا۔ لیکن اس اثنا میں فرانسیسی فوج بھولے سے نکل چکی تھی۔ فرانسیسی طیاروں نے بھولے کے استحکامات پر بمباری شروع کردی۔ اور بموں کے پھٹنے سے جابجا آگ لگ گئی بمباری کا مقصد یہ تھا۔ کہ فرانسیسی سپاہی اور شہری بھولے سے بحفاظت نکل جائیں۔ ٹینکوں نے بھی فرانسیسیوں کو بھولے سے نکلنے میں مدد دی۔